باب 11

1937ء کے انتخابات اور کانگرس وزارتیں

سوال: 1937ء کے انتخابات میں کانگرس اور مسلم لیگ کا منشور کیا تھا؟ ان انتخابات کے نتائج پر روشنی ڈالیے۔

جواب: **1937ء کے انتخابات**

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کے نفاذ سے برصغیر میں ایک نئے آئینی دور کا آغاز ہوا۔ اس قانون کے مرکزی حصہ پر عملدرآمد نہ کیا جاسکا کیونکہ ریاستوں کے شہزادے اور سربراہ اس سے متفق نہ ہوئے۔ تاہم صوبائی حصہ پر عملدرآمد کے لیے 1937ء میں انتخابات کا انعقاد کیا گیا۔ ان انتخابات میں کانگرس کا منشور درج کے نمایاں نکات یہ تھے:

انڈین نیشنل کانگرس کا منشور:

(i) کانگرس شہری آزادی کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی
(ii) کانگرس سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لیے کام کرے گی
(iii) کانگرس کسانوں کے ساتھ کئے گئے ظلم کا ازالہ کرے گی

مسلم لیگ کا منشور:

مسلم لیگ کا منشور درج ذیل تھا:

(i) تمام جابرانہ قوانین کو ختم کیا جائے گا
(ii) ملک میں خودمختار جمہوری حکومت قائم کی جائے گی
(iii) مسلمانوں کے مذہبی مفادات کا تحفظ کیا جائے گا
(iv) بنیادی تعلیم لازمی اور مفت ہوگی
(v) اردو زبان اور رسم الخط کا تحفظ کیا جائے گا

انتخابات کے نتائج:

صوبائی انتخابات میں گیارہ صوبوں میں 35 ملین ووٹروں نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا۔ کانگرس نے 1771 میں سے 706 نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور 15 ملین ووٹ حاصل کیے۔ مسلم لیگ نے ان انتخابات میں مسلمانوں کے لیے مخصوص 482 نشستوں میں سے صرف 102 پر کامیابی حاصل کی۔ کانگرس 26 مسلم نشستوں پر بھی فتح مند ہوئی۔

مجموعی طور پر کانگرس نے گیارہ میں سے چھ صوبوں یعنی مدراس، ممبئی، یوپی، بہار، سی پی اور سرحد میں اکثریت حاصل کی اور دیگر دو صوبوں میں دوسری جماعتوں کے ساتھ مل کر حکومتیں تشکیل دیں۔ اس طرح کانگرس نے گیارہ میں سے آٹھ صوبوں میں حکومتیں بنائیں۔

کانگرس اکثریت کے چھ صوبوں کی وزارتیں:

کانگرس نے درج ذیل چھ صوبوں میں اکثریت حاصل کرکے وزارتیں بنائیں جن میں بمبئی، مدراس، یوپی، بہار، سی پی اور سرحد صوبے شامل تھے۔ صوبہ پنجاب میں یونینسٹ پارٹی نے حکومت بنائی اور سر سکندر حیات وزیراعظم بنے جبکہ مسلم لیگ نے دو نشستیں جیتیں۔ کانگرس کی پنجاب میں عوام رابطہ مہم سے خوف زدہ ہوکر سکندر حیات نے قائداعظم سے اکتوبر 1937ء میں معاہدہ کرلیا جسے جناح سکندر پیکٹ کہتے ہیں۔ اس طرح پنجاب میں مسلم لیگ اور قائداعظم کی عزت اور وقار میں بہت اضافہ ہوگیا۔

سوال: کانگرس وزارتوں کے دور اقتدار میں ہندوؤں کی مسلم کش پالیسی کا جائزہ لیجئے۔ (2000ء)

- کانگرس وزارتوں نے مسلمانوں سے جو سلوک روا رکھا اس کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔
- کانگرس کی قائم ہونے والی صوبائی وزارتوں (1937ء) کی مسلم مخالف سرگرمیوں کا جائزہ لیجئے۔ اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟ (2002ء)
- کانگرس کی قائم ہونے والی صوبائی وزارتوں (1937ء) کی مسلم مخالف سرگرمیوں کا جائزہ لیجئے۔ اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟ (2002ء)
- کانگرسی وزارتوں کے مسلمانوں کے خلاف مظالم کی داستان تحریر کیجئے۔ (2010ء)
- 1937ء سے 1939ء کے دوران کانگرسی وزارتوں نے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا اس کا جائزہ لیجئے۔ (2011ء)

جواب:
کانگرس وزارتوں کی مسلم مخالف سرگرمیاں

کانگرس وزارتیں آٹھ صوبوں میں تشکیل دی گئیں جو کہ جولائی 1937ء سے اکتوبر 1939ء تک جاری رہیں۔ اس عرصہ کے دوران ان وزارتوں نے مسلم کش پالیسی اپنائی اور مسلمانوں کے مذہب، ثقافت اور سیاسی تشخص کو مجروح کرنے کے لیے ہر ممکن اقدامات کئے۔ اس کے نتیجے میں برصغیر کے مسلمانوں میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی اور ان کو یہ احساس ہو گیا کہ وفاقی نظام میں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ اس طرح دو قومی نظریے کو فروغ ملا جو کہ 23 مارچ 1940ء کو قرارداد لاہور کی شکل میں ظاہر ہوا۔ کانگرس نے اپنے دو سالہ جابرانہ اقتدار میں درج ذیل مسلم مخالف اقدامات کئے۔

(i) بندے ماترم کو قومی ترانے کا درجہ دینا:
کانگرس نے ملک میں ہندو کلچر کو فروغ دینے کے لیے بندے ماترم کو قومی ترانے کا درجہ دے دیا۔ بندے ماترم ہندوؤں کا مذہبی گیت تھا جو کہ تمام سرکاری اور غیر سرکاری تقریبات پر بجایا جاتا تھا۔

(ii) ہندی کو قومی درجہ دینے کی کوشش: کانگرس وزارتوں نے ہندی کو قومی زبان کا درجہ دینے کی بھرپور کوشش کی۔ ممبئی کے وزیر اعلیٰ کھیرے نے کہا کہ

> ''کسی کو اس بارے میں مطلق اختلاف نہیں کہ ہندوستان کی ایک مشترک زبان ہونی چاہئے اور سب نے اس کو مانا ہے کہ وہ مشترک زبان ہندی ہے۔'' سبھاش چندر بھوش نے بھی اس نظریے کی تائید کی کہ ملک کی قومی زبان کا درجہ ہندی کو ملنا چاہئے۔ کانگرس وزارتوں نے سرکاری اور عدالتی زبان میں سنسکرت اور ہندی زبانوں کے الفاظ شامل کر دیئے۔ قائداعظم نے ان اقدامات کا سختی سے نوٹس لیا اور کہا کہ ''سکولوں میں ہندی پڑھائی جا رہی ہے۔ مسلمان بچے جب ہندو ادب پڑھیں گے ہندو فلسفہ پڑھیں گے تو سوچیں ان کی مذہبی، ثقافتی اور معاشرتی حالت کیسی ہو جائے گی۔''

(iii) ودیا مندر سکیم کا نفاذ: اس سکیم کے تحت دیہات میں مندروں کے اندر سکول قائم کئے گئے۔ ان سکولوں میں مسلمان بچے بھی مورتی پوجا کرنے کے پابند تھے۔

(iv) واردھا سکیم: اس سکیم کا مقصد برصغیر میں متحدہ قومیت کی تعمیر تھا۔ اس مقصد کے لیے دنیا کے تمام مذاہب کو ایک ثابت کیا جاتا تھا۔ سات سے چودہ سال کے بچوں کو زبردستی یہ تعلیم دی جاتی تھی۔

(v) مسلم لیگ کے سیاسی تشخص پر حملے: کانگرس وزارتوں نے مسلم لیگ کا سیاسی تشخص ختم کرنے کے لیے اقدامات کئے۔ اس سلسلے میں نہ صرف قائداعظم کی کردار کشی کی گئی بلکہ مسلم رہنماؤں کو وزارتوں کا لالچ دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں چند مسلم رہنما مثلاً ڈاکٹر سید محمود، سیٹھ یعقوب حسن اور حافظ ابراہیم نے کانگرس میں شمولیت اختیار کر لی۔

(vi) اسلامی رسومات میں مداخلت: کانگرس وزارتوں نے مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی پالیسی اپنائی مثلاً مسلمانوں کو مساجد میں اذان دینے سے منع کیا گیا اور عید کے دن گائے کی قربانی دینے پر پابندی لگا دی گئی۔ اگر کوئی مسلمان گائے ذبح کرتا تو اس کے اہل وعیال کو قتل کر کے گھر کو آگ لگا دی جاتی تھی۔ اس طرح مسلمانوں کا قتل عام کیا جاتا۔

(vii) ہندو مسلم فسادات: کانگرس وزارتوں نے ہندو غنڈوں کو پورا تحفظ فراہم کیا جس کے نتیجہ میں انہوں نے مسلمانوں پر حملہ میں اضافہ کر دیا۔ ایک رپورٹ کے تحت یو پی کے صوبہ میں 1937ء سے 1939ء تک فسادات کی تعداد دوگنا ہوگئی۔ علاوہ ازیں ہزاری باغ' بھاگلپور' داوری اور ٹانڈہ میں ہندوؤں نے مسلمانوں پر کثرت سے حملے کئے اور ان کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ ہندو غنڈوں کو پولیس اور ججوں کا تعاون حاصل تھا جس سے وہ بے دھڑک ہو کر مسلم کش کارروائیاں کرتے تھے۔

(viii) مسلمانوں پر معاشی دباؤ: کانگرس وزارتوں کے دوران ہندوؤں نے نہ صرف مسلمانوں کا تجارتی بائیکاٹ کیا بلکہ ان کو ملازمتوں سے محرِوم کر دیا گیا تاکہ وہ معاشی طور پر کمزور ہو کر کانگرس سے تعاون کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

(ix) عدلیہ کی بلیک میلنگ: کانگرس حکومتوں نے عدلیہ پر دباؤ ڈالا تاکہ وہ مسلم مخالف سرگرمیوں میں ان کا ساتھ دیا۔ اس مقصد کے تحت ججوں کو خصوصی ہدایات جاری کی جاتی تھیں اور فریقین کو خطوط لکھے جاتے تھے۔

(x) ترنگا جھنڈا: ترنگا کانگرس پارٹی کا جھنڈا تھا مگر یہ جھنڈا اہم قومی تہواروں اور تقریبات کے دوران سرکاری عمارتوں پر لہرایا جاتا تھا حالانکہ ایسا کرنا خلاف قانون تھا۔ جب نہرو کی توجہ اس جانب بندول کروائی گئی تو اس نے اس جھنڈے کے رنگوں کو جمالیاتی ذوق کی رو سے خوبصورت قرار دیا۔

(xi) مورتی پوجا کی پابندی: سکولوں میں مسلمان بچوں کو گاندھی کی مورتی کی پوجا کرنے پر مجبور کیا گیا۔ پیرپور رپورٹ کے مطابق سی پی کے ایک سکول میں گاندھی کے یوم ولادت کی تقریب منانے کے لیے بچوں کے ساتھ ان کے والدین کو بھی مورتی پوجا پر مجبور کیا گیا۔

سوال: **کانگرس وزارتوں کے مسلم مخالف اقدامات کو بے نقاب کرنے میں پیرپور رپورٹ' شریف رپورٹ' حکیم اسرار احمد کے جائزے اور فضل الحق پمفلٹ نے کیا کردار ادا کیا؟ تفصیل سے روشنی ڈالیے۔**

جواب:

پیرپور رپورٹ (Pirpur Report)

جولائی 1937ء میں کانگرس وزارتوں کے قیام کے ساتھ ہی ہندوؤں نے مسلمانوں پر اپنے ظلم وستم کا آغاز کر دیا۔ ان مسلم کش اقدامات نے مسلم رہنماؤں کو چوکنا کر دیا۔ مسلم لیگ نے 20 مارچ 1938ء کو منعقدہ کونسل کے اجلاس میں کانگرس وزارتوں کے اقدامات کا جائزہ لینے کے لیے راجہ سید محمد مہدی آف پیرپور کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی۔ یہ کمیٹی حبیب اللہ' حاجی رشید احمد' اشرف احمد' سید تقی ہادی نقوی' حسن ریاض' غیاث الدین اور سید ذاکر علی پر مشتمل تھی۔

پیرپور کمیٹی کے ارکان نے کانگرس کے مسلم کش اقدامات کا جائزہ لینے کے لیے کانگرس اکثریت کے چھ صوبوں مدراس' ممبئی' یو پی' سی پی' بہار اور اڑیسہ کا دورہ کیا۔ اس نے حقائق جاننے کے لیے متعلقہ افراد کے انٹرویوز لئے اور عوام سے معلومات لیں۔ 15 نومبر 1938ء کو پیرپور کمیٹی کی رپورٹ پیش کر دی گئی جو کہ 96 صفحات پر مشتمل تھی۔ اس رپورٹ کے پہلے حصے میں فرقہ وارانہ مسئلے پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ دوسرا حصہ کانگرسی حکومتوں کے ظلم وستم کی تفصیل پر مشتمل تھا۔ اس رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ کانگرس وزارتوں کے دوران مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھا گیا تاکہ وہ ایک منظم قوم نہ بن سکیں۔ رپورٹ کے مطابق ''انہیں مسلم لیگ کے پارلیمانی بورڈوں اور قانون ساز اسمبلیوں میں لیگ کی جماعتوں کو ختم کرنے اور کانگرس کے حلف پر دستخط کرنے پر مجبور کیا گیا۔ مسلمانوں کے لیے اس راستے کا مطلب خود کو منظم کرنے' اپنی الگ شناخت برقرار رکھنے' اپنی ثقافت کا تحفظ کرنے کے حق سے محروم رکھنے کے مترادف تھا اور ایک ایسی جماعت کے سامنے ہتھیار ڈالنا تھا جو اس کے اپنے بیان کے مطابق ہندوؤں کی اکثریت پر مشتمل تھی''۔

پیرپور رپورٹ میں برصغیر میں اقلیتوں کے مسئلہ کو یورپ سے مختلف قرار دیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا کہ

''برطانیہ میں اکثریتی اور اقلیتی جماعتیں بدلتی رہتی ہیں۔ ملک کے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ ان کے

رنگ ڈھنگ اور طاقت میں فرق پڑتا رہتا ہے۔ آج برطانیہ میں قومی حکومت برسر اقتدار ہے تاہم کنزرویٹو لبرل اور لیبر جماعتوں کو حکومت چلانے کے مساوی مواقع حاصل ہیں۔ اس کے برعکس ہندوستان میں ہندو مستقل اکثریت میں ہیں اور دوسری قومیں اقلیت میں ہیں' اس لیے یہاں اکثریتی جماعت کے لیے آسان ہے کہ وہ غیر فرقہ وارانہ لیبل لگا کر قوم پرستی کے پردے میں فرقہ وارانہ پالیسی اختیار کرے۔''

ملک کے حقائق پسند حلقوں نے پیرپور رپورٹ کا خیر مقدم کیا اور کانگرس کے ظلم و تشدد کی مذمت کی۔ پروفیسر کوپ لینڈ کے مطابق

''یہ نہایت قابلیت کے ساتھ اور مدلل پیرائے میں لکھی ہوئی رپورٹ ہے جس میں مسلمانوں کی شکایات کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس میں کہیں بھی ضبط و تحمل کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں دیا گیا اور جو کچھ لکھا ہے بڑی احتیاط سے لکھا ہے۔''

شریف رپورٹ (Shareef Report)

شریف رپورٹ 4 مارچ 1939ء کو شائع کی گئی۔ یہ رپورٹ صوبہ بہار کی مسلم لیگ برانچ کی مقرر کردہ کمیٹی نے ایس ایم شریف کی سرکردگی میں کانگرس وزارتوں کی جابرانہ سرگرمیوں کا جائزہ لے کر مرتب کی تھی۔ اس رپورٹ کا دائرہ کار اگرچہ صرف صوبہ بہار تک محدود تھا تاہم اس میں تفصیلاً کانگرس کے مسلم مخالف اقدامات پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ یہ رپورٹ مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے ظلم و ستم اور انہیں ملازمتوں سے محروم کرنے کے بارے میں کئی انکشافات رکھتی تھی۔

پروفیسر کوپ لینڈ نے شریف رپورٹ کی تعریف میں لکھا تھا کہ

''پیرپور رپورٹ کی طرح اس کی زبان بندش والی نہیں تھی اور کانگرس و ہندوؤں کے ظلم اور وحشت ناک روداد پر مشتمل تھی۔ اس میں نہ صرف وزارت اور کانگرس رہنماؤں بلکہ انتظامیہ اور عدلیہ کے ہاتھوں مسلمانوں پر کیے جانے والے ظلم کی داستان کی تفصیل تھی۔''

حکیم اسرار احمد کا جائزہ

1941ء میں حکیم اسرار احمد کریوی نے 360 صفحات پر مشتمل ایک رپورٹ مرتب کی جو کہ ''سی پی میں کانگرس راج'' کے عنوان کے تحت شائع کی گئی۔ اس رپورٹ میں صوبہ برار میں کانگرس وزارتوں کے ظلم و ستم پر روشنی ڈالی گئی تھی اور تفصیل سے مسلمانوں کے قتل عام' واردھا سکیم اور ودیا مندر سکیم کے بارے میں رونگٹے کھڑے کر دینے والے انکشافات کئے گئے تھے۔ حکیم اسرار احمد کے جائزہ نے کانگرس حکومتوں کے مذموم عزائم اور مسلم دشمن سرگرمیوں کا راز فاش کر دیا اور مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں۔

فضل الحق کا پمفلٹ (Fazl-ul-Haq's Pamphlet)

بنگال کے وزیر اعلیٰ مولوی فضل الحق نے کانگرس وزارتوں کے مستعفی ہو جانے کے بعد کانگرس وزارتوں کے ظلم و ستم پر ایک رپورٹ لکھی جو کہ پہلے 15 دسمبر 1939ء کو روزنامہ سٹیٹسمین میں شائع ہوئی اور بعد میں اس کو ایک پمفلٹ بعنوان '' کانگرس راج میں مسلمانوں کے مصائب'' شائع کیا گیا۔ فضل الحق نے بڑے جامع انداز میں اپنی رپورٹ میں کانگرس وزارتوں کی مسلم مخالف سرگرمیوں پر روشنی ڈالی تھی۔ فضل الحق نے اپنے پمفلٹ میں کہا کہ کانگرس نے انتہا پسند ہندوؤں کے حد سے بڑھتے ہوئے اوچھے اقدامات کے لیے دروازے کھول دیئے۔'' کانگرس نے مسلم اقلیت پر اپنی مرضی مسلط کر کے اپنی کاروائی کا آغاز کیا۔ یہ مرضی کیا تھی؟ گاؤ ماتا کا تحفظ کیا جائے۔ مسلمانوں کو گائے کا گوشت کھانے سے محروم رکھا جائے ...... مسلمانوں کے مذہب کو زیر کیا جائے کیونکہ یہ ہندوؤں کی سرزمین تھی؟ اسی وجہ سے اذان پر پابندی لگائی گئی۔ مساجد میں عبادت کرنے والوں پر حملے کئے گئے اور نماز کے اوقات کے دوران مساجد کے قریب سے گانے بجانے والے جلوس گذارے گئے۔

فضل الحق کی رپورٹ میں بہار میں پیش آنے والے 72 واقعات' یوپی کے 33 واقعات اور سی پی کے متعدد واقعات کی تفصیل دی گئی تھی۔

ایسا دوبارہ کبھی نہیں ہوسکتا

کانگرس راج ختم ہو جانے کے بعد مسلم لیگ نے ایک کتابچہ بعنوان ''ایسا دوبارہ کبھی نہیں ہوسکتا'' شائع کیا۔ اس میں کانگرس راج کے

ظلم وستم پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ان دل ہلا دینے والے واقعات نے ہندوؤں کے عزائم کو بے نقاب کر دیا۔

کانگرس وزارتوں کا استعفیٰ

جولائی 1937ء میں شروع ہونے والے کانگرس راج نے اپنے دو سالہ اقتدار کے دوران میں ظلم وستم کی نئی داستانیں رقم کیں اور بربریت کے حوالے سے چنگیز خان کی یاد تازہ کردی کانگرس وزارتوں کا مسلمانوں پر تشدد کا سلسلہ جاری تھا کہ اچانک ستمبر 1939ء میں جب دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو برطانوی حکومت نے اعلان کیا کہ نیا آئین اقلیتوں کے مشورہ کے ساتھ تیار کیا جائے گا۔تاہم کانگرس نے مطالبہ کیا کہ اکثریت رکھنے والی جماعت یعنی کانگرس کو زیادہ اختیارات دیئے جائیں اور گورنر جنرل کی انتظامی کونسل میں توسیع کی جائے۔اس کا مقصد حکومت پر قبضہ کرنا تھا مگر برطانوی حکومت نے یہ مطالبات ماننے سے انکار کر دیا۔اس کے نتیجہ میں کانگرس وزارتیں مستعفی ہو گئیں۔

یوم نجات(Deliverance Day)

کانگرس کی ہائی کمان کے کہنے پر تمام کانگرس وزارتیں 27 اکتوبر 1939ء سے 15 نومبر 1939ء تک مستعفی ہوگئیں۔اس طرح مسلمانوں کے اس ڈراؤنے خواب کا خاتمہ ہوا جو وہ کانگرس راج کے دو سالوں میں دیکھ رہے تھے۔کانگرس وزارتوں کے خاتمے پر برصغیر کے مسلمانوں نے مسرت واطمینان کا مظاہرہ کیا۔قائداعظم نے برصغیر میں 22 دسمبر 1939ء کا دن بطور یوم نجات منانے کی اپیل کی۔مسلمانوں نے یہ دن بڑے جوش وخروش سے منایا۔ان کے ساتھ ملک کی دیگر اقلیتیں اور متاثرہ ہندو بھی تھے جو کہ ان دو سالوں میں کانگرس کے ظلم وستم کا شکار رہے۔

سوال: کانگرس وزارتوں کے برصغیر کی سیاست پر اثرات لکھیں۔

جواب:

کانگرس وزارتوں کے برصغیر کی سیاست پر اثرات

جولائی 1937ء سے اکتوبر 1939ء تک کانگرس وزارتوں نے مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں پر جو ظلم وستم کئے اس نے برصغیر کی سیاست پر گہرے اثرات مرتب کیے۔چونکہ دو سالہ اقتدار کے دوران حکمران ہندوؤں نے مسلمانوں کے مذہبی تشخص کو پامال کرنے اور مسلم لیگ کی سیاسی قوت کو کمزور کرنے کے لیے اقدامات کئے تھے اس لیے مسلمانوں کو ہندوؤں کے مسلم مخالف عزائم کا علم ہوگیا اور انہیں یہ بخوبی اندازہ ہوگیا کہ مستقبل کا ہندو راج کس نوعیت کا ہوگا۔پیر پور رپورٹ' شریف رپورٹ' حکیم اسرار احمد کے جائزہ اور فضل الحق کی رپورٹ نے کانگرس کے حقیقی عزائم کو بے نقاب کر دیا تھا۔

کانگرس وزارتوں نے اپنے دو سالہ دور اقتدار میں جہاں تک ممکن تھا' ملک میں ہندو راج قائم کرنے اور مسلمانوں کا مذہبی تشخص مجروح کرنے کی بھرپور کوشش کی۔اس سلسلے میں مسلم قائدین کو ہراساں کر کے اور وزارتوں کا لالچ دیکر کانگرس میں شامل کیا گیا۔مسلمانوں کو اذانیں دینے اور سکون کیساتھ نمازیں ادا کرنے سے روکا گیا۔مساجد میں سور پھینکے گئے۔تقاریب کے دوران کانگرس کا ترنگا لہرایا گیا۔مندروں میں سکول قائم کئے گئے۔واردھا سکیم نافذ کی گئی اور بچوں کو سکولوں میں گاندھی کی مورتی کی پوجا کرنے پر مجبور کیا گیا۔ان اقدامات سے برصغیر کے مسلمانوں میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے کانگرس کے عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے مسلم لیگ کے جھنڈے تلے قائداعظم کی قیادت میں اپنا الگ وطن حاصل کرنے کا عزم کیا۔چاٹگام سے لیکر پشاور تک مسلمانوں نے بے مثال اتحاد کا مظاہرہ کیا۔اس اتحاد کی ایک جھلک 23 مارچ 1940ء کو دیکھنے میں آئی جب مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ منعقدہ منٹو پارک لاہور میں عوام نے یک زبان ہو کر فلک شگاف نعروں کے ساتھ قرارداد لاہور (قرارداد پاکستان) کی منظوری دی۔یہ قرارداد برصغیر کی سیاست میں ایک نیا سنگ میل تھی۔بالآخر 14 اگست 1947ء کو مسلمانوں نے پاکستان کی شکل میں اپنا ایک الگ وطن حاصل کر لیا۔

حصہ معروضی

- ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔درست جواب پر نشان (✓) لگائیے۔

-1 1937ء میں منعقدہ انتخابات کا دائرہ کار کیا تھا؟

www.downloadclassnotes.com

(الف) صوبائی انتخابات ✓ (ب) مرکزی اسمبلی کے انتخابات (ج) گورنر جنرل کی انتظامی کونسل کے انتخابات (د) لوکل گورنمنٹ کے انتخابات

-2 1937ء میں منعقدہ صوبائی انتخابات میں ملک کے ووٹروں کی تعداد کیا تھی؟
(الف) تین کروڑ (ب) ساڑھے تین کروڑ ✓ (ج) چار کروڑ (د) پانچ کروڑ

-3 1937ء کے انتخابات میں کتنے صوبوں نے حصہ لیا؟
(الف) آٹھ صوبے (ب) نو صوبے (ج) دس صوبے (د) گیارہ صوبے ✓

-4 کانگرس نے 1937ء کے صوبائی انتخابات میں 1771 نشستوں میں سے کتنی نشستیں حاصل کیں؟
(الف) 706 ✓ (ب) 726 (ج) 746 (د) 776

-5 1937ء کے انتخابات میں 482 مسلم نشستوں میں سے مسلم لیگ نے کتنی نشستیں حاصل کیں؟
(الف) 98 نشستیں (ب) 102 نشستیں ✓ (ج) 128 نشستیں (د) 148 نشستیں

-6 1937ء کے انتخابات میں کانگرس کو کتنے صوبوں میں مکمل اکثریت حاصل ہوئی؟
(الف) چار صوبے (ب) پانچ صوبے (ج) چھ صوبے ✓ (د) سات صوبے

-7 1937ء کے انتخابات میں کانگرس نے کتنی مسلم نشستوں کے لیے مقابلہ کیا؟
(الف) 58 ✓ (ب) 66 (ج) 77 (د) 85

-8 کانگرس نے 1937ء کے انتخابات میں چھ صوبوں میں اکثریت حاصل کی۔ بتایئے اس نے کتنے صوبوں میں مخلوط حکومتیں قائم کیں؟
(الف) دو صوبے ✓ (ب) تین صوبے (ج) چار صوبے (د) پانچ صوبے

-9 1937ء کے انتخابات کے نتیجے میں کانگرس نے کل کتنے صوبوں میں حکومت تشکیل دی؟
(الف) چھ صوبے (ب) سات صوبے (ج) آٹھ صوبے ✓ (د) نو صوبے

-10 1937ء کے انتخابات میں صوبہ مدراس میں کانگرس نے کتنے فیصد نشستیں حاصل کیں؟
(الف) 64 فیصد (ب) 74 فیصد ✓ (ج) 78 فیصد (د) 82 فیصد

-11 صوبہ بنگال میں کانگرس نے کتنی نشستیں جیتیں؟
(الف) 44 (ب) 54 ✓ (ج) 64 (د) 74

-12 صوبہ پنجاب میں یونینسٹ پارٹی نے کتنی نشستیں جیتیں؟
(الف) 88 ✓ (ب) 89 (ج) 92 (د) 98

-13 1937ء کے انتخابات میں صوبہ پنجاب میں مسلم لیگ نے کتنی نشستیں جیتیں؟
(الف) 2 ✓ (ب) 8 (ج) 12 (د) 14

-14 صوبہ بنگال میں مسلم لیگ نے 1937ء کے انتخابات میں کتنی نشستیں جیتیں؟
(الف) 32 (ب) 30 (ج) 40 ✓ (د) 48

-15 1937ء کے انتخابات میں ہندوستان کی تمام صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں کی کل تعداد کیا تھی؟
(الف) 1721 (ب) 1771 ✓ (ج) 1871 (د) 1971

-16 1937ء کے انتخابات میں مسلمانوں کے لیے کل کتنی نشستیں مخصوص تھیں؟
(الف) 482 ✓ (ب) 492 (ج) 512 (د) 532

-17 1937ء کے انتخابات میں کل 35 ملین ووٹ ڈالے گئے۔ ان میں سے خواتین کے کتنے ووٹ تھے؟

(الف) 3 ملین ووٹ (ب) 4 ملین ووٹ **(ج) 5 ملین ووٹ ✓** (د) 6 ملین ووٹ

-18 **1937ء کے انتخابات میں ہندوؤں کے لیے مختص کتنی نشستوں پر غیر کانگرس ہندوؤں نے کامیابی حاصل کی؟**

(الف) 211 ✓ (ب) 231 (ج) 251 (د) 271

-19 **صوبہ آسام کی کل 108 نشستوں میں سے کانگرس نے کتنی جیتیں؟**

(الف) 25 نشستیں (ب) 28 نشستیں (ج) 30 نشستیں **(د) 35 نشستیں ✓**

-20 **سندھ کی صوبائی اسمبلی میں سب سے زیادہ 18 نشستیں کس پارٹی نے حاصل کیں؟**

(الف) سندھ یونائیٹڈ پارٹی ✓ (ب) سندھ ہندو سبھا (ج) آزاد مسلمان (د) کانگرس

-21 **1937ء میں آسام کے صوبہ میں پہلی وزارت کس نے تشکیل دی جو کہ دسمبر 1938ء تک جاری رہی؟**

(الف) امان اللہ خان (ب) ہدایت اللہ خان **(ج) محمد سعد اللہ ✓** (د) گوپی ناتھ

-22 **1937ء میں صوبہ بنگال میں پہلی وزارت کس نے تشکیل دی؟**

(الف) محمد سعد اللہ **(ب) مولوی فضل الحق ✓** (ج) خواجہ ناظم الدین (د) اللہ بخش

-23 **صوبہ سندھ میں 1937ء میں سب سے پہلی وزارت کس نے تشکیل دی؟**

(الف) سر غلام حسین ہدایت اللہ ✓ (ب) سر سعد اللہ خان (ج) مولوی عنایت اللہ (د) مولانا ظفر اللہ خان

-24 **بندے ماترم کا قومی ترانہ چیٹر جی کی کس کتاب سے لیا گیا تھا؟**

(الف) سیتارتھ پرکاش (ب) اندرون ہند **(ج) انندمتھ ✓** (د) مہابھارت

-25 **واردھا سکیم کا مقصد کیا تھا؟**

(الف) متحدہ ہندوستانی قومیت کی تعمیر ✓ (ب) مسلمانوں کو ہندو بنانا (ج) مسلمانوں کو برصغیر سے نکالنا (د) برصغیر میں ہندو حکومت قائم کرنا

-26 **کانگرس وزارتوں کے دور میں مسلمان بچوں کو کس ہندو رہنما کی مورتی کی پوجا کرنے پر مجبور کیا گیا؟**

(الف) نہرو **(ب) گاندھی ✓** (ج) سردار پٹیل (د) سبھاش چندر

-27 **پیرپور رپورٹ کب شائع کی گئی؟**

(الف) 15 اگست 1938ء (ب) 15 ستمبر 1938ء (ج) 15 اکتوبر 1938ء **(د) 15 نومبر 1938ء ✓**

❑ **مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔**

سوال1: 1937ء کے صوبائی انتخابات کس قانون ہند کے تحت منعقد کروائے گئے؟

جواب: گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء۔

سوال2: 1937ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کا منشور کیا تھا؟

جواب: 1937ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کا منشور درج ذیل تھا:

(i) مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ۔
(ii) جمہوری اور خود مختار حکومت کا قیام۔
(iii) لوگوں کے معاشی استحصال کا خاتمہ۔
(iv) مفت ابتدائی تعلیم کی فراہمی۔

سوال3: 1937ء کے انتخابات میں کانگرس کا منشور کیا تھا؟

جواب: 1937ء کے انتخابات میں کانگرس کا منشور درج ذیل تھا:
(i) لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا۔
(ii) سول آزادی کا حصول۔
(iii) لوگوں کو بیروزگاری، بیماری اور بڑھاپے میں بیمہ تحفظ فراہم کرنا۔

سوال4: 1937ء کے انتخابات میں کانگرس نے کل 1771 نشستوں میں سے 706 جیتیں۔ بتایئے اس جماعت نے کتنے ملین ووٹ حاصل کیے؟
جواب: کانگرس نے 15 ملین ووٹ حاصل کیے۔

سوال5: ملک بھر کی تمام اسمبلیوں کی کل 1771 نشستوں میں سے مسلمانوں کے لیے کتنی مخصوص تھیں؟
جواب: مسلمانوں کے لیے 482 نشستیں مخصوص تھیں۔

سوال6: 1937ء کے انتخابات میں مسلمانوں کے لیے مخصوص نشستوں میں سے مسلم لیگ نے کتنی جیتیں؟
جواب: مسلم لیگ نے 102 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔

سوال7: کانگرس نے 1937ء کے انتخابات میں چھ صوبوں میں واضح اکثریت حاصل کی۔ ان کے نام بتایئے۔
جواب: مدراس، ممبئی، یوپی، بہار، سی پی اور سرحد۔

سوال8: کانگرس نے 1937ء میں کتنے صوبوں میں مخلوط حکومتیں تشکیل دیں؟
جواب: دو صوبوں میں۔

سوال9: 1937ء میں صوبہ بنگال میں کس مسلم رہنما نے حکومت تشکیل دی؟
جواب: مولوی فضل الحق۔

سوال10: 1937ء میں صوبہ پنجاب میں کس جماعت نے حکومت بنائی؟
جواب: یونینسٹ پارٹی۔

سوال11: 1937ء میں صوبہ آسام کی اسمبلی میں 108 نشستیں تھیں۔ ان میں سے کانگرس نے 35، مسلم لیگ نے 9، آزاد ہندوؤں نے 10، دیگر مسلمانوں نے 10، یورپینز نے 9 اور دیگر طبقوں نے بقیہ نشستیں جیتیں۔ بتایئے کہ کانگرس کے انکار پر کس نے حکومت تشکیل دی؟
جواب: محمد سعد اللہ خان۔

سوال12: پیرپور رپورٹ کتنے صفحات پر مشتمل تھی اور یہ کب پیش کی گئی؟
جواب: پیرپور رپورٹ 96 صفحات پر مشتمل تھی۔ یہ رپورٹ 15 نومبر 1938ء کو پیش کی گئی۔

سوال13: شریف رپورٹ کب پیش کی گئی؟
جواب: 4 مارچ 1939ء۔

سوال14: فضل الحق پمفلٹ کس اخبار نے شائع کیا؟
جواب: روزنامہ سٹیٹس مین۔

سوال15: مسلمانوں نے یوم نجات کب منایا؟
جواب: 22 دسمبر 1939ء۔

☆☆☆☆☆